

14238 - چوري ميں ہاتھ کيوں کاٹا جاتا ہے اور غصب کرنے اور لوٹنے ميں کيوں نہيں ؟

سوال

چوري کرنے اور لوٹنے والے ميں کيا فرق ہے ؟ اور دوسرے کوچھوڑ کر پہلے کا ہي ہاتھ کيوں کاٹا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہيں:

تین درہم ميں چور کا ہاتھ کاٹنا اور جھپٹنا مارنے اور لوٹنے والے اور غاصب کا ہاتھ نہ کاٹنے ميں بھي شارع کي پوري اور مکمل حکمت ہے؛ کيونکہ چور سے احتراز ممکن نہيں وہ گھروں ميں نقب زني کرتا آڑ اور تالے توڑ ڈالتا ہے، مال کے مالک کے ليے اس سے زيادہ بچاؤ کرنا ممکن نہيں، لہذا اگر لوگوں کا ايک دوسرے کے مال چوري کرنے کي بنا پر ہاتھ کاٹنا مشروع نہ کيا جاتا تو ضرر اور نقصان بڑھ جاتا اور چوري کے ساتھ مصيبت اور سخت ہوجاتي .

لوٹنے اور جھپٹنے والے کے برخلاف، کيونکہ لوٹ مار کرنے والا وہ شخص ہے جو لوگوں کا مال اعلانيہ طور پر لوگوں کے سامنے چھپنے اس ليے لوگوں کے ليے اسے روکنا اور مظلوم کاحق واپس دلانا اور حکمران کے پاس اس کي گواہي و شہادت دينا ممکن ہے.

اور جھپٹنے والا شخص مال اس وقت حاصل کرنا ہے جب اس کا مالک غفلت ميں ہو، تو اس ميں ايک نوع کي کوتاہي پائي جاتي ہے جس کي بنا پر جھپٹا مارنے والا مال چھين سکتا ہے، ليکن اگر لوگ پوري طرح ہوشيار اور حفاظت کريں تو چھيننا ناممکن ہوگا، لہذا یہ چور کي طرح نہيں بلکہ یہ خيانت کرنے والے شخص کے زيادہ مشابہ ہے.

اور یہ بھي ہے کہ: مال جھپٹنے والا تو مال و ہاں سے حاصل کرتا ہے جہاں وہ غالباً باحفاظت نہيں ہوتا، کيونکہ وہ آپ کو مال سے غفلت دلا کر مال اس وقت چھينتا ہے جب آپ اس کي حفاظت سے غفلت برتتے ہيں، حالانکہ اس سے تو مال کي حفاظت کرنا ممکن تھي تو یہ بھي لوٹنے والے کي طرح ہے، اور غاصب کا معاملہ تو ظاہر ہے، اور جھپٹنے والے سے اس کا ہاتھ نہ کاٹنا اولي ہے، ليکن ان کي زيادتي اور ظلم سے بچنے اور انہيں روکنے کے ليے مارنا اور لمبي قيد اور اس پر جرمانہ کر کے سزا دينا جائز ہے .